65944 ـ مساجد كو قبريں بنانے كى ممانعت كے باوجود نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر مسجد نبوى ميں

سوال

حديث ميں ہے كہ:

" اللہ تعالى يہوديوں پر لعنت كرے انہوں نے اپنے انبياء كى قبروں پر مسجديں بنا ليں ..... الخ "

مدينہ ميں مسجد نبوى كے اندر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر ہونے كے بارہ ميں كيا كہا جائيگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اس مسئلہ ميں پہلے اور آج بھى كلام كى جاتى رہى ہے، مساجد ميں قبريں بنانے يا مسجد ميں قبروں كو مسجد ميں داخل كرنے كو جائز كہنے والوں كا رد كيا گيا ہے، يہاں ہم اپنے بعض محقق علماء كرام كے فتاوى جات ذكر كرينگے، اس سوال ميں جو اشكال پيش كيا گيا اس ميں تفصيل ہے:

1 ـ شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" يہاں قبر پرست ايك شبہ كا شكار ہيں، وہ يہ كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر مبارك مسجد نبوى ميں ہے.

اس شبہ كا جواب يہ ہے كہ:

صحابہ كرام رضى اللہ تعالى عنہم نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو مسجد ميں دفن نہيں كيا تھا، بلكہ انہيں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كے حجرہ مبارك ميں دفن كيا گيا، اور جب وليد بن عبد الملك نے پہلى صدى كے آخر ميں مسجد نبوى كى توسيع كى تو حجرہ كو مسجد ميں شامل كر كے ايك برا كام كيا، اور بعض اہل علم نے اسے منع بھى كيا ليكن اس كا اعتقاد تھا كہ توسيع كى بنا پر ايسا كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

چنانچہ كسى بھى مسلمان شخص كو اس كا يہ عمل بطور حجت پيش كر كے قبروں پر مساجد تعمير كرنا جائز نہيں، يا

پھر اسے حجت بنا کر مساجد میں دفن کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ صحیح احادیث کے مخالف ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ قبر پرستی اور شرک کے وسائل میں شامل ہوتا ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (5 / 388 - 389).

2 - شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

قبر والی مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" قبر والی مسجد کی دو قسمیں ہیں:

پہلی: مسجد تعمیر ہونے سے قبل ہی وہاں قبر ہو، اس طرح کہ قبر پر مسجد بنا دی جائے، ایسی مسجد کو ترک کرنا اور وہاں نماز ادا نہ کرنا واجب ہے، اور جس نے اسے تعمیر کیا ہو اس کے لیے اسے منہدم کرنا ضروری ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو مسلمان حکمران کو چاہیے کہ وہ اس مسجد کو منہدم کر دے.

دوسری قسم:

قبر بننے سے قبل وہاں مسجد ہو، وہ اس طرح کہ مسجد تعمیر کرنے کے بعد وہاں میت دفن کی جائے، تو وہاں سے یہ قبر اکھاڑنا اور میت کو وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں لوگوں کے ساتھ دفن کرنا واجب ہے.

اور ایسی مسجد میں ایک شرط کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ یہ کہ قبر نمازی کے آگے یعنی قبلہ رخ نہ ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے.

اور رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا مسئلہ جو مسجد میں آچکی ہے، یہ معلوم ہونا چاہیے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل تعمیر کی گئی تھی اور یہ قبر پر نہیں بنائی گئی.

اور ولید بن عبد الملک کے دور میں ولید نے مدینہ کے گورنر عمر بن عبد العزیز کو 88 ہجری میں مسجد نبوی گرا کر ازواج مطہرات کے حجرے بھی مسجد میں شامل کرنے کا خط لکھا، چنانچہ عمر رحمہ اللہ تعالی نے بڑے بڑے لوگوں اور فقہاء کو جمع کر کے ان کے سامنے المومنین ولید بن عبد الملک کا خط پڑھا تو یہ خط انہیں بہت شاق لگا اور وہ

كہنے لگے:

اسے اپنى حالت ميں ہى رہنے دينا زيادہ باعث عبرت ہے، اور بيان كيا جاتا ہے كہ سعيد بن مسيب رحمہ اللہ تعالى نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كا حجرہ مسجد ميں داخل كرنا پسند نہيں كيا، اور اس سے منع كيا تھا، گويا كہ انہيں يہ خدشہ تھا كہ قبر كو سجدہ گاہ نہ بنا ليا جائے، چنانچہ عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ نے يہ سب كچھ وليد بن عبد الملك كو لكھ بھيجا، ليكن وليد نے انہيں پھر يہى حكم ديا تو عمر بن عبدالعزيز كو اسے نافد كرنے كے علاوہ كوئى اور چارہ نہ تھا.

آپ ديكھتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى قبر نہ تو مسجد ميں بنائى گئى اور نہ ہى قبر پر مسجد بنائى گئى، چنانچہ مسجد ميں قبر بنانے اور دفن كرنے والوں يا پھر قبروں پر مسجد بنانے والوں كے ليے اس ميں كوئى دليل اور حجت نہيں پائى جاتى.

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ تعالى يہوديوں اور عيسائيوں پر لعنت كرے انہوں نے اپنے انبياء كى قبروں كو مسجديں بنا ليا "

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ اس وقت فرمايا تھا جبكہ آپ موت كى كشمكش ميں تھے، اور اپنى امت كو ان لوگوں كے عمل اور فعل سے ڈرانے اور بچنے كے ليے فرمايا.

اور جب ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہا نے حبشہ ميں ديكھے ہوئے ايك كنيسہ كا ذكر نبى كريم صلى اللہ عليہ و سلم سے كيا جس ميں تصاوير اور مجسمے تھے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يہ وہ لوگ ہيں جب ان ميں كوئى نيك اور صالح شخص فوت ہو جاتا تو اس كى قبر پر مسجد بنا ليتے، اللہ تعالى كے ہاں سب سے برى مخلوق يہى ہيں "

اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سب سے برے وہ لوگ ہيں جن پر قيامت قائم ہو گى اور وہ زندہ ہونگے، اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں كو مسجديں بنا ليا "

اسے امام احمد نے جيد سند كے ساتھ روايت كيا ہے.

اور مومن اس پر راضی نہیں ہوتا کہ وہ یہود و نصاری کے طریقہ پر چلے اور نہ ہی وہ اس پر راضی ہے کہ وہ سب سے بری اور شریر ترین مخلوق میں شامل ہو.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12) سوال نمبر (292).

واللہ اعلم .